سوال

(573) دوسری جماعت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو لوگ جماعت سے پیچھے رہ جایئں اور مسجد میں آیئں اور دیکھیں کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔ تو کیا وہ اسی مسجد میں دوسری جماعت کرواسکتے ہیں۔ ؟ کیا اس حدیث کہ «من یتصدق علی هذا» کون ہے جو اس پر صدقہ کرے ؟ '' او ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو یہ قول ہے کہ '' جب ہماری جماعت رہ جاتی تو ہم الگ الگ نماز پڑھتے '' میں تعارض ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص مسجد میں آئے اور دیکھے کہ لوگ امام راتب یا غیر راتب کی اقتداء میں جماعت سے فارغ ہوچکے ہیں۔ تو وہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوکر جن کی جماعت رہ گئی ہے۔ نماز باجماعت ادا کرلے یا ان میں سے کوئی اس پر صدقہ کرتے ہوئے اسے جماعت سے نماز پڑھاوے جو پہلے اپنی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرچکے ہوں۔ کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تن تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

«الا رجل یتصدق علی ہذا فیصلی معه» (سنن ابی داود)

'' کیا کوئی ہے جو اس شخص پر صدقہ کرے اور اسے نماز جماعت کے ساتھ پڑھادے۔ ''

تو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اسے نماز پڑھادی ترمذی نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اس وقت آیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ایکم یتجر علی ہذا» (سنن ترمذی)

'' کون ہے جو اس سے تجارت کرے ''

ایک آمی کھڑا ہوا اور اس نے اسے جماعت سے نماز پڑھادی امام ترمذی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے بھی اسے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔ اور امام ذہبی رحمة اللہ علیہ نے بھی آپ کی موافقت کی ہے۔ امام ابن حزم رحمة اللہ علیہ نے بھی '' المحلی '' میں اسے زکر کرکے اس کی صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ امام

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''کئی ایک صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے ۔کہ اس مسجد میں دوباہ۔جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں'جس میں پہلے۔جماعت ہوچکی ہو''امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اورامام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے ۔

کچھ دوسرے لوگوں کا قول یہ ہے کہ ان لوگوں کونماز الگ الگ پڑھنی چاہیے چنانچہ سفیان رحمۃ اللہ علیہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ مالکرحمۃ اللہ علیہ اورالامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہی ہے ۔کہ ان لوگوں کو نمازالگ الگ پڑھنی چاہیے ۔ اورانکے ہم نوالوگوں نے دوسری۔جماعت کواس لئے مکروہ قرار دیا ہے ۔کہ اس سے افتراق وانتشارپیدا ہوگا خواہش نفس کے پجاری ۔جماعت سے پیچھے رہ جانے کا اسے ایک زریعہ بنالیں گے ۔ اوراس طرح دوسری نمازاس الامام کی اقتداء میں ادا کریں گے ۔جوان کی ۔جماعت اوران کی بدعت میں ان کی موافقت کرے گا لیکن مذکورہ بالا حدیث کے پش نظران میں سے پہلا قول ہی صحیح ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ١٦ ... سورة التغابن

"سوجہاں تک ہوسکے تم اللہ سے ڈرو۔"

کے عموم کا بھی یہی تقاضا ہے ۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ :

«اذا امرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم» (صحیح مسلم)

''جب تمھیں کوئی حکم دوں تومقدور بھر اس کی اطاعت بجالاؤ''

کے عموم کا تقاضا بھی یہی ہے بلاشک وشبہ نماز با۔جماعت ادا کرنا ہی تقویٰ ہے ۔ اور شریعت نے اس کا حکم دیا ہے ۔ لہذا مقدور بھر کوشش کے ساتھ اسے ادا کرنا چاہیے اور یہ بھی صحیح نہیں کہ صحیح احادیث کے معارضہ میں اہل علم کی ان بیان کردہ علل کو پش کیا جائے ۔ جن کی وجہ سے انہوں نے مسجد میں دوسری۔جماعت کو مکروہ قرار دیا ہے ۔ بلکہ اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے ۔ جس پر صحیح نقول دلالت کناں ہوں ۔ اوراگر کسی شخص یا کسی۔جماعت کے بارے میں یہ بات معلوم ہوجائے کہ وہ نماز با۔جماعت کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے وہ دانستہ پیچھے رہتے ہیں ۔ اوران سے بار بار اس بات کا صدور ہوا ہے ۔ یا ان کے طرز عمل اوران کی۔جماعت کی روش سے یہ ظاہر ہوکہ وہ محض اس لئے۔جماعت سے پیچھے رہتے ہیں ۔ تاکہ اپنے ہم نوالوگوں کے ساتھ نماز ادا کریں ۔ توانھیں تعزیری سزادی جائے گی ۔ اوراس بات سے انھیں روکا جائے گا ۔ مسلمان حاکم انہیں اوران جیسے اپنی خواہش کے پجاریوں کو چاہے مناسب سزادے سکتا ہے ۔ اوراس طرح انتشاروخلفشار اور خواہشات کے پجاریوں کی غرض کا سدباب کیا جاسکتا ہے ۔ لہذا ان دلائل کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں جس سے ان لوگوں کے لئے دوسری۔جماعت کے جواز کا ثبوت ملتا ہے ۔ جو پہلی۔جماعت سے محروم ہوگئے ہوں ۔ (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر458

محدث فتویٰ